

# حَسَابُ الْحَيَاةِ

رَبِّكَوْلَفَادَة

**لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أَسْوَأُّ حَسَنَةٍ**

عزم و استقلال، شجاعت، صبر، شکر، توکل، رضا و تقدیر، مصیتوں کی برداشت، قربانی،  
قناعت، استغفار، بحود، تواضع، خاکساری، مسکن، غرض نشیب و فراز، بلند و پست، ہر ایک  
اخلاقی پہلو کے لئے جو مختلف انسانوں کو مختلف حالتوں میں ہر انسان کو مختلف صورتوں میں  
پیش آتے ہیں، ہم کو عملی ہدایت اور مثال کی ضرورت ہے مگر وہ کہاں مل سکتی ہے، صرف محمد  
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حضرت مولیٰؒ کے پاس ہم کو سرگرم شجاعانہ قوتوں کا خزانہ مل سکتا  
ہے، مگر زم اخلاق نہیں، حضرت علیؓ کے ہیں زم اخلاق کی بہتان ہے مگر سرگرم اور  
خون میں حرکت پیدا کرنے والی قوتوں کا وجود نہیں، انسان کو اس دنیا میں دونوں قوتوں کی  
معتدل حیثیت سے ضرورت ہے، اور ان دونوں قوتوں کی جامع اور معتمد مثالیں صرف یخیبر سلام  
کی سوانح میں مل سکتی ہیں۔

(مولانا سید سلیمان ندوی)

تعلیم القرآن - حقیقت پسند کرن ہے؟ - سیرت نبویؐ کا پیغام - اسلامی معاشرے میں عدالت کا مقام  
اہلست الجماعت اور شیخ عبدالقدار - مقدمہ تبع تابعین - اسرائیل، اور اسرائیل فدا ذہنیت - قرآن نہیں کی بنیاد پر الہیت ہے کا

اس  
شمارے  
میں

ایک کامیاب منصوبہ - حادثہ اک بلا۔

رسوں اور کیوں با۔

فی پرچھ:	۸۰
سالانہ:	۱۹
۱۰ فروری ۱۹۷۴ء	
۱۲ بیسم اللہ	۶۰

صاحب کا دعوت نامہ بمارے سفر کے آغاز سے قبل مل چکا تھا،  
اسی مدرسہ کو دیکھ کر علیز مولیٰ نبویؐ ہوئی، پر فنا محل و قوع، غالستان ہاتھ  
مشتبہ کتب خانہ، خاٹستہ طلبہ اور طلبہ نے یعنی تقدیر اس اعتماد اس اذنه، اپنی مدرسہ نے اس عنصر دقت  
میں ایک جلد کا بھی نظم کیا تھا، جس میں ایمان قبیلہ اور شہر سارن پور کے حضرات بھی  
شریک تھے، اس جلسے میں تواریخ تقریب میں یہ کہا گا کہ "ندوہ اب صرف زبان ہوشند  
ہی نہیں رہا بلکہ دل روشن بھی ہے۔" تلاوت، تواریخ تقریب اور بھوکی نظم خوانی کے  
بعد حضرت مولانا نے اپنے خطاب میں فرمایا، "یہ مدرسہ چھوٹا ہیں ہے، دادِ العلم دینہ  
انار کے درخت کے پنجے شروع ہوا، دارالعلم ندوہ العلماء کا آغازاً خاتونِ منزلِ الکل  
ایک چھوٹی عمارت میں ہوا اور اسی زمانہ میں اس کی تامور تین شخصیتیں مولانا سید سلیمان ندوی  
اور مولانا عبد الداہل ندوی ویزیر پیدا ہوئے۔ وہی مولانا عبدالربی جن کا تقرر غرضی نہیں  
میں شبہ فلسفہ کے سربراہ کی حیثیت سے ہے وہ اسی تواریخ توان کا تعاریف دنیا دکن نظام سے کاتے  
ہوئے مولانا جیب الرحمن خاں شزادی نے فرماتا تھا۔

"اعلیٰ حضرت صرف ایک بات کہتا ہوں کہ ان کے ہاتھ پر نظم ایمان لایا  
ہے، ان کی کتاب "ذہب و عقولیات" سے زبانے کئے لوگوں نے ایمان کی حلاوت  
پالی۔ مولانا شبیل اور ان کے استاد مولانا فاروق بخاری کوئی نہ کہاں تعلیم پالی اور  
کہاں رہے۔

اذن تعلیم چھوٹاں کو بڑائی عطا کرتا ہے، انکے کی پستی میں گرد و پیش کی  
دنیا نظر آتی ہے۔ آج یہ مدرسہ چھوٹا ہے، آپ کو اس کا احسان ہے، یہی بات اسے  
بڑا بنا لے۔ شرعاً ہی سے بڑے مدرسے میں پڑھنے والوں میں اچھی استعداد نہیں  
پیدا ہوتی ہے جوھ میں معادن مدرسے کے طبیعتے بڑے مدرسے میں جا کر امتیاز پیدا  
کیا ہے۔ بڑے دریاؤں میں جوھ میں دیبا، دنیا اور ہریں شامل ہوتی ہیں، آج یہ  
نیا خون آنا بہنڈ ہو گی ہے، ہر درسے چاہرہ ستر کمیں اور دوسرے اپنے بیان کا اے  
ابتدائی تعلیم میں پیشی معاصل کیجے، احسان۔ یہ دو ریکھے میں

برخود نظر کشا رہتی دامنی مریخ

پہلی تاریخ کا چاند کسی تدریج میں اور باریک ہوتا ہے، وہ اپنے کو حیر سمجھتا ہے لیکن  
اسکی پالی میں بذر کاں پر مشید ہوتا ہے۔  
مولانا تقریب کے بعد تاریخ مولانا عاشق حسین قریشی اور جناب عبدالکریم صاحب پارک نے خیری  
پیام انسانیت کا تعارف کرایا، انہوں نے اپنی تعریفیں دینی مدارس کے طبلہ اور علم، سے اس توکی میں پیسی لینے  
کی دعوت دیتے ہوئے کہا کہ اس کام سے دیندار طبقہ اور علماء کا اثر اور داراء کار و سعی ہوگا، اور دین کی  
تبلیغ و دعوت کے دینی امکانات پیدا ہوں گے۔

جلد کے انتظام کے فرما بیدہ بارا قافلہ سارن پور رواز ہوا، مظاہرِ العلم اور اسکا ہمان خا  
ایک ہائی پیچانی بیگ، حضرت شیخ الحدیث مفتلہ مدینہ منورہ تشریف رکھتے ہیں، لیکن ہمزاں کی بڑی اور  
ہمزاں فوادی کا مسئلہ ان کے حلف العدق مولانا سید محمد طلحہ صاحب کی تحریک میں پرستور جاری ہے اور پھر کا  
کھانا کے مکان میں اس بیگ ہمزاں حضرت شیخ تشریف رکھتے ہیں، مولانا شاہ صاحب مولوی حافظ اسلام اور  
اوی حضرت شیخ سعید اور مدرسہ کے اس اذنه اور طلبہ نے یعنی کی طرح اپنی مغلصانہ بحث سے نواز،  
عمرتے تبلیغ عبدالکریم صاحب پارکی، دکڑا و اسی تابع صاحب اور اقاط طلبہ نے حضرت مولانا سید احمد اختر  
کی عیادت کی، داد قیم اور دار جدید کیا، اس اذن بحث مولانا پور میں صاحب جنوبی سے ملائم کی ہوئی

طوفان اتھے، اور آنے صیان چلیں، علی تعمیم ہوا، لیکن ان تیز و تند ہوادیں میں بھی یہ چراغ  
جناریا، زرد ایک پوری ڈکٹر کی سرگزی میں کوئی فرق آیا اور نہ بیان کی دعوت اور  
موضع میں تبدیلی ہوئی ہے۔

ہوا ہے گستہ دیتیز بیکن پر جراحت اپنا جلا رہا ہے  
رے پور میں راتِ سطور کی بیلی حاضری ۱۹۷۴ء عیسیٰ ہوئی تھی، اس وقت  
حضرت رائے پوری حیات تھے، خانقاہ آباد تھی، سڑہ سال بعد حاضری ہوئی تو۔  
آس ساغر بیکت و آں ساقی نہ ماند  
چنان ہر وقت ہندوپاک کے مختلف علاقوں کے عقیدتمندوں کے قافلوں کی آمد رفت  
تھی وہ راست سنان تھے، جنان ہر وقت ذکر الہی کی صدائی کو بھی تھی وہاں کے درد بیوی خانی  
تھے اور پورے ما جولی میں ساتھا تھا، خدا کی نام کی برکت دو ریاست کا اور اک ہر شخص کے  
استدار سے مادر اپنیزے، ظاہر میں نکالوں کے سامنے بار بار وہ آبادی اور دینی جملہ میں  
آجات تھی، جس نے اس طرز میں کو قابلِ ریکٹ نہیں بنا دیا تھا۔

حضرت مدرسہ مجلس کی ایک جگہ نظری ای جو کبھی حضرت رائے پوری کے زمان  
میں روزانہ کا ممول تھی، بھائی اعلیٰ صاحب، مفتی عبدالعزیز صاحب، حکیم کرم حسین  
صاحب، مولوی ایسا صاحب اور اطراف اور اکنہ کے اکثر اہل تعلق اور مدرسہ کے طبلہ  
حضرت مولانا ندوی کی آمدکی اطلاع میں کوئی ہوئے، مغرب تک ہے بارہ بھری، شب کا لکڑ  
ہیچ تصور کے مختلف حضرت رائے پوری کے اہل تعلق کے بیان حاضری ہری، اسی  
موقع پر مولانا مفتی عبدالعزیز صاحب مدرسہ نیفیں بدایتِ رسمی کا معافہ کرایا،  
یہ درس پر جو دھوکی صدی کے آغاز میں قائم ہوا، اس میں مختلف مقامات کے تقریباً  
تین سو طلبہ و دینی تعلیم حاصل کر رہے ہیں، مدرسہ کی کتاب المائیز میں مولانا ندوی مظلہ کی  
تقریب نظر سے گزری لکھا تھا،

۱۰ جو سوراخ، ۱۲ درج برج، ۳۹ میٹر بلند ہے اگست  
سوندھ کو حضرت رائے پوری کی بحث میں مدرسہ فیض نیبی میں حاضر  
کا شرمن حاصل ہوا، ایک ایسے قبیلی جس کی شیخ اور قوت دشی اشیوں  
حضرت مولانا شاہ عبدالرحیم صاحب قدس اللہ عزیز کی تربت  
ادان کے مکن ہونے کا شرف حاصل ہے اور جس کو ان کے جانشین  
برئی ختم دعڑنے اور حضرت اقدس مولانا ندوی میں مولانا ندوی مظلہ کی  
لورانہ مرقد کے قیام و سرپرستی کا شرف حاصل رہا ہے اور جو  
بہت سے اہل و بجاہت اور اہل دین کا مسکن اور قیام گھاہ ہے، ایک  
ایسے مدرسہ کا قیام نہایت مناسب تھا جو اس نے دینی دینی و دینی  
تعلیم کا مرکز بنے..... دعا ہے کہ اس کو ایک تعلیمی ترقی عطا  
فرمادیں اور شرود و آنکات سے محظوظ فرمادیں۔ ہم مبتین مسلم  
کے لئے ایسی کوششیں باعثت مرتبت اور دوہرہ المیان ہیں۔

درس کے میں میں سے فارغ ہوتے ہی بارا قافلہ ریڑھی تاچپورہ روانہ ہوا،  
ریڑھی تاچپورہ سپرہ بارا پور سے دس میل کے فاصلہ پر اتنے ایک سو سی ہے، بیان نصف  
صدم پیشتر ایک مکان اور بزرگ تشریف دیکھی عبدالعزیز صاحب نے ایک دینی مدرسہ  
تامم کیا تھا، اس مدرسہ کے موجودہ صدر حافظ محمد سالم صاحب اور اقاط طلبہ نے حضرت مولانا سید احمد اختر  
کے مکان کے مقابلے روانہ ہوئے۔ آئینہ تاثیعوت نہ بنا حاصل ہوئی۔ (غم شد)







# اسراہیل اور اسرائیل نواز ذہنیت

## کے سوچنے کا اندان

عہدہ، مسٹر جس، تلمیض  
عہدہ، مسٹر جس، تلمیض

اسرائیل کو زبردست خطرات کا سامنا کرنا پڑے گا۔

اسرائیل کو زبردست خطرات کا سامنا کرنا پڑے گا۔

مزدور ہے، خصوصاً اگر اس ملک میں دینا و نہ ہی احساس دردج بیدار ہو جائی اور اب راز بائے سرپت کی وجہ سے اس کا سامنا کرنا پڑے گا۔

اسرائیل کو زبردست خطرات کا سامنا کرنا پڑے گا۔

اسرائیل کو زبردست خطرات کا سامنا کرنا پڑے گا۔

اسرائیل کو زبردست خطرات کا سامنا کرنا پڑے گا۔

اسرائیل کو زبردست خطرات کا سامنا کرنا پڑے گا۔

اسرائیل کو زبردست خطرات کا سامنا کرنا پڑے گا۔

اسرائیل کو زبردست خطرات کا سامنا کرنا پڑے گا۔

اسرائیل کو زبردست خطرات کا سامنا کرنا پڑے گا۔

اسرائیل کو زبردست خطرات کا سامنا کرنا پڑے گا۔

اسرائیل کو زبردست خطرات کا سامنا کرنا پڑے گا۔

اسرائیل کو زبردست خطرات کا سامنا کرنا پڑے گا۔

اسرائیل کو زبردست خطرات کا سامنا کرنا پڑے گا۔

اسرائیل کو زبردست خطرات کا سامنا کرنا پڑے گا۔

اسرائیل کو زبردست خطرات کا سامنا کرنا پڑے گا۔

اسرائیل کو زبردست خطرات کا سامنا کرنا پڑے گا۔

اسرائیل کو زبردست خطرات کا سامنا کرنا پڑے گا۔

اسرائیل کو زبردست خطرات کا سامنا کرنا پڑے گا۔

اسرائیل کو زبردست خطرات کا سامنا کرنا پڑے گا۔

اسرائیل کو زبردست خطرات کا سامنا کرنا پڑے گا۔

اسرائیل کو زبردست خطرات کا سامنا کرنا پڑے گا۔

اسرائیل کو زبردست خطرات کا سامنا کرنا پڑے گا۔

اسرائیل کو زبردست خطرات کا سامنا کرنا پڑے گا۔

اسرائیل کو زبردست خطرات کا سامنا کرنا پڑے گا۔

اسرائیل کو زبردست خطرات کا سامنا کرنا پڑے گا۔

اسرائیل کو زبردست خطرات کا سامنا کرنا پڑے گا۔

اسرائیل کو زبردست خطرات کا سامنا کرنا پڑے گا۔

اسرائیل کو زبردست خطرات کا سامنا کرنا پڑے گا۔

اسرائیل کو زبردست خطرات کا سامنا کرنا پڑے گا۔

اسرائیل کو زبردست خطرات کا سامنا کرنا پڑے گا۔

اسرائیل کو زبردست خطرات کا سامنا کرنا پڑے گا۔

اسرائیل کو زبردست خطرات کا سامنا کرنا پڑے گا۔

صلحیتوں سے بے شرارہ اپنے بھائی سے  
فارغ ہوئے پرداہ ہیں۔ ہم اپنے دشمنوں کی  
باویں سے بھی آغاہ ہیں بلکہ ہم اپنے کو اتنا  
فرموش کر پڑھیں کہ ہم اس کا احساس ملک  
ہیں بہتر اس لئے آگو شدہ دایاں ہی کے  
کو "ہدوگ" بس جو پڑھتے ہیں۔ تو  
خالہ نہ ہو گا۔

## مولانا محمد علی جوہر

### عقل و عشق کے میدان میں

اٹھ: سیئہ مخفونا علی بیداریون

محمد علی اول غریب میں بظاہر ان جذبات عالی سے بیگانہ نظراتے  
بچھ جھوٹے آگے چل کر محمد علی کو محمد علی بنادیا۔ مگر واقعیت ہے کہ  
وہ ذرہ جو بیباں اور وہ قطہ جو مندر بن کر ساری دنیا کو اپنے حدد  
کی پہنچی اور اپنے ساحل کی آنکوشاں میں سمیٹ لیئے والا تھا شروع ہی سے  
ان کے دل کے غیر آباد گوشے میں غاموش پرورش پا رہا تھا۔

جب وہ ولایت کو روانہ ہوئے تو ان کے دماغ پر عقل کا اندر بیش کا  
قبضہ مگر ان کے دل پر عشق صلحت ناشناس کا غلبہ تھا اور ان کے مستقبل کی  
تکمیل میں دونوں کی رقبات و مذاقت کا فرمائی۔ عقل کی رائے تھی کہ وہ میر  
زم علی آئی، سی۔ ایس بہترے جائیں تگر عشق کی صلاح کر رہیں الاحار مولانا جی  
محصلی بیس۔ عقل کی مرتبی تھی کہ وہ انصاف کی کرسی پر بٹھائے جائیں مکر عشق  
کی خوشی کی ادائیگی کے کثیرے میں کھڑے ہوں۔ عقل نے اپنی سزا دیئے کا طریقہ  
مگر عشق نے سزا پانے کا سلیقہ سکھانا چاہا۔ عقل نے ان کے لئے بھی کاچھ اور  
وزارت کا خلعت مگر عشق نے جیل کا کرتا اور جک کا حرام پہنچانا چاہا۔ عقل کا  
مشورہ تھا کہ وہ ایڈ لا اور انگریز کے زمرہ شاگردی میں مگر عشق کا فتویٰ  
کہ شہید ہوں، اس کشاکش میں پایاں کار، عشق ہی کا میاں ہوا۔

یعنی محمد علی سول سروں کے امتحان میں ناکامیاں ہوئے۔

یہ اس میدان کی پہلی فتح اور اس مکتب کا پہلا سبق تھا۔ آگے آگے دیکھئے

اندک انک در کار آورد بیگانہ را۔

تاب نہیں لاسکتا، شاید ہی دھم ہے کہ  
مُتقبل کے لئے با اسلام کا حق  
یہی بر اسود مذہب ہے کہ اس کا حق  
امان کے بعد انہوں نے ترکی میں اسلام  
کا خطا یا کر دیا۔ اس اخبار کی خبر جیسے  
بے اس کی وضاحت کی، پکیے  
بیکیے کو دشی ہماری طاقت کے  
خاطر کی وجہ سے دیکھ دی۔

زیادہ سے سلسلہ نوجوانوں میں سے  
ایک گزر احساس پیدا کر دیا۔ اس کے بعد  
اور اس طرح یہود نواز طاقتیں ایسا  
دست نوجوانوں کے حلقے میں ہوئیں۔  
چلچل بنتے گئے تو وہ درنے دو نہیں  
کبھی محسوس کر دیا۔ اگر وہ اس میں کامیاب  
کریک پیدا نہ ہو جائے۔ اگر وہ اس میں کامیاب  
کام کری کری ہے اپنے نے اب کی عجیب  
و غرب چیز کا مشاہدہ کیا جو اس سے ملے  
کبھی دیکھنے میں نہیں آئی تھی وہ یہ کہ جلد  
دیواروں اور نقل و حمل کے سارے ذرائع  
جن سے فلسطینی فائدہ اٹھائے ہے۔ یہیں جس سے  
شمار و امتیازات کے مظاہر نظر آئے، نیز  
کامیابی حاصل کر لیے۔

یہ ساری باتیں اس بات پر داشت  
دیلیں میں کہ یہودیوں کو اسلام اور اسلامی  
نشانہ تائیں عالم اسلام میں صحیح دینی رنگ کے  
اعجز اور فرم زندان اسلام کے دلوں میں ایسا  
ویور و بھیت نوجوان جاہین بن گئے تو اس  
وقت اسرائیلی سخت پسی و مجرمی میں  
پڑ جائے گا۔

اسی اخبار نے آگے چل کر یہی کہا کہ  
وہ سلسلہ نوجوان جو مسجدوں سے بڑی تعداد میں  
ظاہروں کے لئے نکلتے اور مذہبی نہر لگاتے  
ہیں انہیں اس سے روکنا بڑے خطرات کو دوت  
کے لئے الات اور اس کے طبعی نظریاتی خصوصیت  
کے لئے الات ایسے بڑے ہوئے کہ جلد  
ہمارے ہمراں کے خلاف اپنی طاقت دنوت  
کا ایک عظیم مظاہرہ اور زبردست سریا  
ہے، بھی وہ عظیم طاقت ہے جس سے ہمارے  
ہمارے ہم نوا اپنے منصوبوں اور کوششوں  
میں کامیاب رہے ہیں اور عرب دشمنوں  
کے اپنے مذہب (اسلام) سے ان کا رشتہ  
قطع کر دیا ہے، لہذا یہ بات گوش گزار  
ہے اسی مذہب کا اخبار نے ملک کا خاتم۔

وہ سریلی طاقتیں اور اسرائیلی  
لے لے یہی بیداری ہے کہ وہ عالم اسلام کی  
مکار اپنے دینی احساسات کو زیادہ ہوائیں  
انگاد ہیگانگت ہے۔ تو کوئی اور دیگر  
اوپر اپنے دینی طاقت و امتیازیں کر سکے گا۔

اوپر اپنے دینی طاقت کی شکل میں فہر پر مسلم  
تو یہیں کوئی مقدی طرف پر مسلمانوں خصوصاً نوجوانوں  
وہ خطرات بھی جسیں دینی مسیاری کی ہوں۔

تعمیر حیات میں اشتہار دے کر اپنی بھارت کو فروغ  
ریکے

## قاعدہ ہی سے قرآن فہمی کی بنیاد ڈال دینے کا

### ایک کامیاب منصوبہ

حافظ فضل الرحمن، بدھی

سرخیل علامہ حضرت شیخ ابتد مولانا محمد الحسن نور الدین مرتدہ جس مالکا کی ایمیں سے بیانی کے بعد دیوبند تشریف لئے تو ایک مدرسہ و موتبر تکیہ ہے کہ اپنے بھی سے خطاب کرتے ہوئے اپنے بھائیوں سے فرمایا۔

”بہت تو ماں میں دو سبق پیکے ہیں۔“  
جسی برگزیدہ شخصیت نے اپنی سال بیک علا، کام کو درست دئے ہوئے، خود اس کے اخلاقیاتی طور پر بھروسہ کیا۔ اپنی جعلیں پیکے ہیں ان کی تفصیل اپنے افاظ ایسی سنئے۔

”میں نے جہاں تک جیل کی تہائیں میں اس پر غور کی کچوری دیتاں  
مسلمان دینی اور دینی جیشیت سے کہوں تباہ ہوئے پس تو اس کے دو سباب  
معلوم ہے۔ ایک تو ان کا قرآن کو چھوڑ دینا اور دوسراے اپنے کے اختلافات  
اور خاتم جنگی...“

اسی کے بعد اسی صدر موسی نے، اپنی ضعیت المیری کے باوجود اپنے جس مجاہد اہم زم کا انتشار فرمایا، اس کے افظاعی میں۔  
”اس نے میں دیس سے یہ عزم لے کر آیا ہوں کہ اپنی باتی زندگی اس  
کام میں صرف کر دوں کہ قرآن کیم کو فتح اور متناہی قائم کیا جائے۔“  
لطفی قلمیر کے ساتھ بیسی قائم کے جائیں، بڑوں کو عواید رس قرآن کی ہوتی  
ہی اسی کے موافق سے روشنائی کرایا جائے اور قرآنی تکالیفات پر عمل کے لئے  
آمادہ کیا جائے اور مسلمانوں کے بھی جنگ و جہاد کو کسی تجھت پر تردید اشتہار کیا جائے۔  
(دعاوت مورخ ۲۲ جون مشتمل)

”قرآن کیم کو فتحنا اور متناہی حامم کرنے“ کی صدائے بازگشت اب سے چند سال پہلے  
حضرت مولانا عبدالحق ارجمند ناجیؒ کی ”فہم قرآن کو چھوڑنے“ کی اس مبارک تحریک کے ذریعے  
بھی بلند پوری تھی جو ان کے اس تحیل پر منی تھی کہ:-

”ابتداء ہی کے عربی کی تعلیم شروع کر دی جائے اور قاعدہ ہی سے  
قرآن فہمی کی بنیاد ڈال دی جائے۔“

یعنی تحریک اتحاد میں کافی مقابل ہوئی کیونکہ نظر طور پر ہر مسلمان کے دل میں یہ تمنا  
کر دیجیں رہتی ہے کہ وہ اور اسی کے کاروں کی اذکر اتنی عربی تو ضروری سمجھ لیتے جس سے ”زوج  
قرآن“ میں ”کھنکے“ کی صلاحیت انہی پیدا ہو جاتی اور اس کے لئے وہ عربی کے کسی ایسے فتاب  
تبلیغ کی خواہ دھختوں رہا کرتے ہیں جس کے ذریعہ ان کی کیتھنا آسانی کے ساتھ اور کم سے  
کم حدت میں پرہیز ہو سکے۔

لیکن جس دن جو ہے یہ تزیک کو زیادہ آگے نہ ہو سکی اور صرف مخصوص ملقوں

انہیں ایک احمد قرادر بنیادی و میری تھی کہ ”قاعدہ ہی سے قرآن فہمی کی بنیاد  
ڈال دینے۔“ کے منور بے کو عملی جادہ پہنانے کے لئے جو طریقہ کار مولانا موصوف نے پیش  
فرمایا تھا، اس پر مکاتب کے موجودہ درسیں کے ذریعہ عمل کرنا تاکہ مدرسہ ”حاتما“ میں  
اور مولوی فتحیانی، حضور نے ہمارا وہ بوجہ اپنے کمزورہ نامی احوال کی تھیں۔

## مدرسہ فیض العلوم رام نگر کاتا میسوال سالانہ اجلاس

درست فیض العلوم قبیل رام نگر (بازہ بکل) ایک صیادی دینی درسگاہ ہے جس سے درجہ  
بیخیک اور دینی مہنگی اسلامیات، ریاضی اور تاریخ و جغرافیہ کے علماء ناطقو و دھنخدا قرآن اور  
ابتدائی عربی و فارسی کی تعلیم کا حصہ ایام ہے، تعلیم کے ساتھ ساتھ اسلامی اصول تربیت کے  
کے مطابق کرد اور سازی پر زور دیا جاتا ہے، حفظ قرآن اور عربی و فارسی کے درجات میں ہر دن  
جلد بھی زیر تعلیم ہیں اور اس کے نظام نسبیتی و تربیت سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔

درست فیض العلوم قبیل رام نگر (بازہ بکل) ایک صیادی دینی درسگاہ ہے جس سے درجہ  
بیخیک اور دینی مہنگی اسلامیات، ریاضی اور تاریخ و جغرافیہ کے علماء ناطقو و دھنخدا قرآن اور  
ابتدائی عربی و فارسی کی تعلیم کا حصہ ایام ہے، تعلیم کے ساتھ ساتھ اسلامی اصول تربیت کے  
کے مطابق کرد اور سازی پر زور دیا جاتا ہے، حفظ قرآن اور عربی و فارسی کے درجات میں ہر دن  
جلد بھی زیر تعلیم ہیں اور اس کے نظام نسبیتی و تربیت سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔

درست فیض العلوم قبیل رام نگر (بازہ بکل) ایک صیادی دینی درسگاہ ہے جس سے درجہ  
بیخیک اور دینی مہنگی اسلامیات، ریاضی اور تاریخ و جغرافیہ کے علماء ناطقو و دھنخدا قرآن اور  
ابتدائی عربی و فارسی کی تعلیم کا حصہ ایام ہے، تعلیم کے ساتھ ساتھ اسلامی اصول تربیت کے  
کے مطابق کرد اور سازی پر زور دیا جاتا ہے، حفظ قرآن اور عربی و فارسی کے درجات میں ہر دن  
جلد بھی زیر تعلیم ہیں اور اس کے نظام نسبیتی و تربیت سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔

درست فیض العلوم قبیل رام نگر (بازہ بکل) ایک صیادی دینی درسگاہ ہے جس سے درجہ  
بیخیک اور دینی مہنگی اسلامیات، ریاضی اور تاریخ و جغرافیہ کے علماء ناطقو و دھنخدا قرآن اور  
ابتدائی عربی و فارسی کی تعلیم کا حصہ ایام ہے، تعلیم کے ساتھ ساتھ اسلامی اصول تربیت کے  
کے مطابق کرد اور سازی پر زور دیا جاتا ہے، حفظ قرآن اور عربی و فارسی کے درجات میں ہر دن  
جلد بھی زیر تعلیم ہیں اور اس کے نظام نسبیتی و تربیت سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔

درست فیض العلوم قبیل رام نگر (بازہ بکل) ایک صیادی دینی درسگاہ ہے جس سے درجہ  
بیخیک اور دینی مہنگی اسلامیات، ریاضی اور تاریخ و جغرافیہ کے علماء ناطقو و دھنخدا قرآن اور  
ابتدائی عربی و فارسی کی تعلیم کا حصہ ایام ہے، تعلیم کے ساتھ ساتھ اسلامی اصول تربیت کے  
کے مطابق کرد اور سازی پر زور دیا جاتا ہے، حفظ قرآن اور عربی و فارسی کے درجات میں ہر دن  
جلد بھی زیر تعلیم ہیں اور اس کے نظام نسبیتی و تربیت سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔

درست فیض العلوم قبیل رام نگر (بازہ بکل) ایک صیادی دینی درسگاہ ہے جس سے درجہ  
بیخیک اور دینی مہنگی اسلامیات، ریاضی اور تاریخ و جغرافیہ کے علماء ناطقو و دھنخدا قرآن اور  
ابتدائی عربی و فارسی کی تعلیم کا حصہ ایام ہے، تعلیم کے ساتھ ساتھ اسلامی اصول تربیت کے  
کے مطابق کرد اور سازی پر زور دیا جاتا ہے، حفظ قرآن اور عربی و فارسی کے درجات میں ہر دن  
جلد بھی زیر تعلیم ہیں اور اس کے نظام نسبیتی و تربیت سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔

”قرآن فہمی“ کی تعلیم کا آغاز اور اس کی تحریک روزی و تکمیل مدرسہ“ کے حدود میں داخل ہے۔

”قرآن فہمی“ کی تعلیم کا آغاز اور اس کی تحریک روزی و تکمیل مدرسہ“ کے حدود میں داخل ہے۔  
اس صورت حال میں جیسا کہ تحریک سے خاتم ہوا، اس قدر تبدیلی کی جگہ انشیقہ ایسا  
موجود ہے کہ کہتے ہیں ”ابجد نوائی“ سے ”آغاز ناظہ“ تک کی ”بصوری تعلیم“ کے لئے ایسا نصاب  
(تاقاعدہ) مرتب کیا جائے جو ”بصوری تعلیم“ کے طرز پر ہو اور جس کے ذریعہ ”قرآن فہمی“ کی تحریک  
(اصل مقصود) کے ساتھ بیسی قائم کے جائیں، بڑوں کو عواید رس قرآن کی ہوتی  
ہی اسی کے موافق سے روشنائی کرایا جائے اور قرآنی تکالیفات پر عمل کے لئے  
آمادہ کیا جائے اور مسلمانوں کے بھی جنگ و جہاد کو کسی تجھت پر تردید اشتہار کیا جائے۔  
(دعاوت مورخ ۲۲ جون مشتمل)

”قرآن فہمی“ کو فتحنا اور متناہی حامم کرنے“ کی صدائے بازگشت اب سے چند سال پہلے  
حضرت مولانا عبدالحق ارجمند ناجیؒ کی ”فہم قرآن کو چھوڑنے“ کی اس مبارک تحریک کے ذریعے  
بھی بلند پوری تھی جو ان کے اس تحیل پر منی تھی کہ:-

”ابتداء ہی کے عربی کی تعلیم شروع کر دی جائے اور قاعدہ ہی سے  
قرآن فہمی کی بنیاد ڈال دی جائے۔“



